

مادر امام زمان (عج)

<?xml encoding="UTF-8">

بشر کا تعلق رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے صحابی حضرت ابویوب انصاری (رہ) کی نسل سے ہے ہے بشر حضرت امام ہادی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے صحابیوں میں سے تھے پیشہ کے اعتبار سے بشر بن سلیمان غلام اور کنیز وغیرہ کی خرید و فروش کا کام کیا کرتے تھے۔

ایک رات سامرہ میں بشر بن سلیمان اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ دروازہ پر دستک ہوئی تو پتہ چلا کہ امام ہادی علیہ السلام کا خادم کافور آیا ہے اور کہتا ہے کہ فوراً چلو! حضرت امام علیہ السلام نے بلایا ہے۔ بشر بن سلیمان بھی جلدی سے تیار ہو کر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا کہ امام ہادی علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند امام حسن عسکری علیہ السلام سے گفتگو میں مشغول ہیں۔ امام ہادی علیہ السلام نے بشر بن سلیمان سے فرمایا :

” اے بشر تم انصاری کی نسل سے ہو۔ ہماری محبت ہمیشہ سے تمہارے دلوں میں رہتی آرہی ہے تمہاری ہر نسل نے ہماری محبت کو ارث میں حاصل کیا اور اب میں چاہتا ہوں کہ ایک راز تم پر آشکار کروں اور تمہیں ایک اہم کام کی ذمہ داری سونپوں۔ یہ کام تمہارے لیے با عث فضیلت ہو گا اس طرح سے کہ تم سارے شیعوں میں اس فضیلت میں پہل کرو گے۔“

اسکے بعد امام ہادی علیہ السلام نے رومی زبان میں ایک خط لکھا اور اپنی مہر مبارک لگا کر بشر کو دیا اور اس کے ساتھ ایک بٹوا بھی دیا۔ جس میں دوسو بیس (۲۲۰) دینار تھے۔ یہ دونوں چیز تھمانے کے بعد فرمایا! ”یہ دونوں چیزیں لیکر بغداد کی جانب روانہ ہو جاؤ فلاں دن ظہر سے پہلے فرات کے راستے میں پہنچ جاؤ۔ جب غلاموں اور کنیزوں کی کشتیاں

وہاں پہنچیں اس جگہ پر بہت سے لوگ خریداری کی غرض سے آئے ہوئے ہوں گے کچھ لوگ عباسی عہداروں کی طرف سے ہونگے جبکہ تھوڑے بہت جوانان عرب بھی دکھائی دینگے تم اس دن دور سے دیکھتے رہنا اور ایک کنیز و غلام بیچنے والا بنام عمرو بن یزید کے پاس جانا اور تم دیکھو گے کہ اسکے پاس ایک کنیز ہوگی جس نے رنگین ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہونگے۔ اور جب کوئی اسکی بولی لگائے گا تو وہ کسی کے لیے بھی اپنا نقاب نہیں اٹھائے گی۔

اسی دوران خریداروں کے ہجوم میں ایک سے اہ شخص آگے بڑھ کر تین سو (۳۰۰) دینار میں اس کنیز کو خریدنا چاہے گا۔ جس پر یہ کنیز اس شخص کی غلامی میں جانے سے انکار کر دے گی اور کہے گی کہ:

”اگر مجھے کوئی رئیس زادہ بھی آکر کیونہ خریدنے کی کوشش کرے مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہوگی لہذا تم اپنا پیسہ ضائع مت کرو“

اس موقع تم اٹھ کر عمرو بن یزید سے کہنا! میرے پاس اشراف عرب میں سے ایک کا خط ہے جو رومی زبان میں لکھا ہوا ہے یہ اس کنیز کو دے دو اگر یہ راضی ہو جائے تو مجھے اپنے موگل کی طرف سے اجازت ہے کہ ان کے لیے کنیز خرید لوں کنیز نے خط لیکر پڑھا اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھے اس خط کے لکھنے والے کے لیے بیچو ورنہ میں اپنے آپ کو ہلاک کر لوں گی اس موقع پر بشر بن سلیمان اور عمرو بن یزید میں مذاکرہ شروع ہوا اور یہ سودا دوسو بیس (۲۲۰) دینار پر آکر ختم ہوا۔

پھر بشر بن سلیمان کنیز کو لے کر گھر آیا تو دیکھا کہ وہ خط کھاتہ میں لیکر چومتی جارہی ہے۔ بشر بن سلیمان نے حیرت سے سوال کیا کہ ! تم ایسے خط کو چوم رہی ہو جس کے لکھنے والے کو جانتی تک نہیں ہو۔ جس پر اس خاتون نے جواب دیا : غور سے سنو ! میملے کہ بنت یشوعا بن قیصر رو م ہوں میری ماں کا نسب شمعون علیہ السلام سے ملتا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے اب میں تمہیں بہت حیرت انگیز واقعہ سنانے جارہی ہوں۔

جب میری عمر تیرہ سال کی ہوئی تو میرے دادا قیصر روم نے اپنے بھتیجے سے میری شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ محفل منعقد کی گئی تین سو راہب اور سات سوپادری وہاں موجود تھے نیز چار ہزار فوجی سردار، شرفاء اور معززین بھی اس محفل میں شریک تھے۔ تخت و تاج شہنشاہی کو جواہرات سے سجایا ہوا تھا جیسے ہی میرے دادا کا بھتیجا تخت پر بیٹھا اور صلیب کو اس کے گرد گھما یا جانے لگا سب تعظیم میں کھڑے ہو گئے اور انجیل کے صفحات کو کھولا گیا۔

جس وقت شادی کی رسم شروع کی جانے لگی ایک مرتبہ ساری صلیبیں الٹ کر گر گئیں۔ تخت و تاج لرزنے لگے وہ جوان جو شادی کی غرض سے آیا تھا بیہوش ہو کر گر پڑا سب کے چہروں سے رنگ اڑ گیا راہبوں کے بزرگ نے میرے دادا سے کہا ! اس نحوست والے عمل کو چھوڑ دو کہ جس کی وجہ سے مسیحیت نابود ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ میرے دادا قیصر روم نے جواب میں کہا کہ صلیبوں کو اپنی جگہ نصب کرو۔ ساری چیزوں کو اس کی جگہ پر رکھو پھر اپنے دوسرے نمبر کے بھتیجے کو بلایا تا کہ میری شادی اس سے کر دی جائے دوبارہ سے دربار کو سجایا گیا اور محفل جمائی گئی جیسے ہی رسم شادی شروع کرنے کی بات کی گئی دو بارہ وہی حادثہ پیش آیا اور سب کچھ درہم برہم ہو گیا میرے دادا افسردہ ہو کر اپنے حرم سرا میں چلے گئے۔

میں نے اس رات ایک خواب دیکھا کہ جس نے مجھے بدل کر رکھ دیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام، شمعون اور حواریوں کا ایک گروہ میرے دادا کے محل میں جمع ہے اور ایک نور سے بنا ہوا منبر عین اسی مقام پر نصب ہے کہ جہاں میرے دادا کا تخت ہوتا ہے۔ اسی وقت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) اپنے وصی اور داماد امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے ایک گروہ کے ہمراہ تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر حضرت محمد (ص) کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اس وقت حضرت محمد (ص) نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا ! میں تمہارے وصی شمعون کی بیٹی ملیکہ کا رشتہ اپنے بیٹے ابو محمد علیہ السلام کے لیے مانگنے آیا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت شمعون علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ! اے شمعون علیہ السلام تمہاری قسمت جاگ اٹھی ہے شرافت اور فضیلت تمہیں نصیب ہو رہی ہے اپنے خاندان کا آل محمد علیہم السلام کے خاندان سے رشتہ جوڑ لو۔

شمعون نے جواب دیا ! اطاعت ہوگی۔ اس وقت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) منبر پر تشریف لائے اور خطبہ نکاح پڑھ کر میرا ابو محمد سے عقد کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کے حواری اور آل محمد علیہم السلام ہمارے نکاح کے گواہ ہیں۔

جب اس سنہرے خواب سے میری آنکھ کھلی تو میں ڈر گئی کہ اگر اس خواب کو اپنے دادا کو سنایا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے لہذا اس خواب کو ایک راز کی طرح اپنے سینے میں رکھا لیکن اس خواب نے مجھے اتنا بدل دیا تھا کہ ہر وقت ابو محمد علیہ السلام کی محبت کے بارے میں سوچتی رہتی تھی اور کھانے پینے کی طرف سے بالکل توجہ ہٹ گئی تھی یہاں تک کہ میں مریض ہو گئی۔

پوری مملکت روم میں کوئی ایسا طبیب نہ تھا جس نے میرا علاج نہ کیا ہو مگر سب کا سب بے فائدہ رہا میرے دادا نے مایوس ہو کر مجھ سے سوال کیا ! میری بیٹی ! کیا تمہارے دل میں کوئی خواہش ہے کہ جو اس دنیا میں تمہارے لئے پوری کروں۔

میں نے جواب دیا ! داداجان اگر آپ حکم کریں کہ جتنے بھی مسلمان آپکی قید میں ہیں انکی زنجیروں کو کھول دیا جائے اور انکو اذیت کرنا بند کر دیا جائے اور ان پر احسان کر کے ان کو آزاد کر دیا جائے تو مجھے امید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ حضرت مریم علیہا السلام میرے لیے سلامتی اور رحمت کے دروازے کھول دیں ۔

کیونکہ میرے دادا نے میری خواہش پوری کردی تھی میں بھی کوشش میں لگی رہی کہ اپنے آپ کو صحتمند دکھاؤں لہذا تھوڑا بہت کھانا پینا شروع کر دیا میرے دادا نے خوش ہو کر اسیروں کو مزید رعایت دیدی ۔ پہلے خواب کے چودہ روز بعد دوبارہ خواب دیکھا کہ خاتون جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تشریف لائی ہیں اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا بھی انکے ہمراہ ہیں جبکہ ایک ہزار کنیزیں بھی انکے ہمراہ ہیں حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا ! یہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا اور تمہارے شوہر ابو محمد علیہ السلام کی والدہ ہیں ۔ میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دامن میں سر رکھ کر رونے لگی اور ابو محمد علیہ السلام کے میرے پاس نہ آنے کا شکوہ کیا ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا ! جب تک تم مشرک رہو گی ابو محمد علیہ السلام تمہارا دیدار کر نے نہیں آئیں گے یہ میری بہن مریم بنت عمران ہیں کہ جو بارگاہ الہی میں تمہارے دین سے اظہار برائت اور دوری کرتی ہیں اب اگر تم خدا ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی خوشنودی چاہتی ہو اور ابو محمد علیہ السلام سے ملنے کی خواہش بھی رکھتی ہو تو بو لو:

اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمد ارسول الله ۔

جیسے ہی میں نے کلمہ شہادتیں اپنی زبان پر جاری کیا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا:

اب ابو محمد علیہ السلام کے انتظار میں رہنا تمہاری جلدی ہی ان سے ملاقات ہو جائے گی۔

نیند سے اٹھ کر ابو محمد علیہ السلام کے دیدار کے لئے لمحہ شماری کرتی رہی اس کے بعد والی رات کو خواب میں ابو محمد علیہ السلام کی زیارت کی اور اس کے بعد سے آج تک ہر رات ان کو خواب میں دیکھتی آرہی ہوں ۔

بشر بن سلیمان نے سوال کیا کہ: پھر اسیر کس طرح ہوئیں ؟

جناب نرجس خاتون علیہا السلام نے جواب دیا : ایک رات ابو محمد علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا ! ابھی کچھ دنوں میں تمہارے دادا مسلمانوں سے جنگ کرنے کی غرض سے ایک لشکر لے کر چلیں گے تم بھی نوکرانیوں کے لباس میں چھپ کر انکے ساتھ مل جانا میں نے ان کے فرمان کی اطاعت کی اور یہی ہوا کہ مسلمانوں نے حملہ کیا اور میں اسیر ہو گئی اور ابھی تک کسی کو معلوم نہیں کہ میں روم کے بادشاہ کی پوتی ہوں بشر بن سلیمان نے سوال کیا کہ یہ فصیح و بلیغ عربی کہاں سے سیکھی ؟ تو خاتون علیہا السلام نے جواب دیا کہ میرے دادا کو پڑھنے پڑھانے کا بہت شوق ہے اور ان کی خواہش تھی کہ میمختلف قوموں کی زبان اور ان کے ادب و آداب سیکھوں اسی بنا پر انہوں نے ایک خاتون کو حکم دیا کہ وہ مجھے صبح و شام عربی سکھائے ۔ اور یہ پورا قصہ تھا کہ اس طرح سے حضرت نرجس خاتون علیہا السلام روم سے سامراء پہنچیں ۔ اس کے بعد

حضرت امام هادی علیہ السلام نے اپنی بہن حکیمہ علیہا السلام کو بلا کر میری جانب اشارہ کر کے فرمایا یہ وہی خاتون ہیں کہ جن کا انتظار تھا اور ان سے کہا کہ مجھے احکام دین اور اسلامی آداب سیکھائیں۔